بسم اللہ الرحمن الرحیم

وضوکا طریقہ

۱: وضو کے شروع میں ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پڑھیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ((لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ))

جو شخص وضو (کے شروع) میں اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہے۔ [1]

آپ ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا: ((تَوَضَّؤُوْا بِسْمِ اللّٰہِ)) وضو کرو: بسم اللہ [2]

۲: وضو (پاک) پانی سے کریں۔ [3]

۳: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰی أُمَّتِيْ أَوْ عَلَی النَّاسِ لَأَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ صَلَاۃٍ))

اگر مجھے میری امت کے لوگوں کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ [4]

آپ ﷺ نے رات کو اٹھ کر مسواک کی اور وضو کیا۔ [5]

---

[1] ابن ماجہ: ۳۹۷ وسندہ حسن، والحاکم فی المستدرک ۱/ ۱۴۷

[2] النسائی: ۱/ ۶۱ ح ۷۸ وسندہ صحیح، وابن خزیمہ فی صحیحہ ۱/ ۷۴ ح ۱۴۴ وابن حبان فی صحیحہ (الاحسان: ۶۵۱۰/ ۶۵۴۴)

[3] ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا﴾

پس اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ (النسآء: ۴۳، المآئدۃ: ۶)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گرم پانی سے وضو کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۲۵ ح ۲۵۶ وسندہ صحیح)

لہٰذا معلوم ہوا کہ گرم پانی سے بھی وضو کرنا جائز ہے۔ [تنبیہ: نبیذ، شربت اور دودھ وغیرہ سے وضو کرنا جائز نہیں ہے]

[4] البخاری: ۸۸۷ و مسلم: ۲۵۲ [5] مسلم: ۲۵۶

٤: پہلے اپنی دونوں ہتھیلیاں تین دفعہ دھوئیں۔ [1]

٥: پھر تین دفعہ کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں۔ [2]

٦: پھر تین دفعہ اپنا چہرہ دھوئیں۔ [3]

٧: پھر تین دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئیں۔ [4]

٨: پھر (پورے) سر کا مسح کریں۔ [5]

اپنے دونوں ہاتھوں سے مسح کریں، سر کے شروع حصے سے ابتدا کر کے گردن کے پچھلے حصے تک لے جائیں اور وہاں سے واپس شروع والے حصے تک لے آئیں۔ [6]

سر کا مسح ایک بار کریں۔ [7]

---

[1] البخاری: ۱۵۹ و مسلم: ۲۲۶ ☆ میمون تابعی رحمہ اللہ جب وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۳۹ ح ۴۲۵ و سندہ صحیح)

استنجاء کے لئے جاتے ہوئے اذکار والی انگوٹھی کا اتارنا ثابت نہیں ہے، اس کے بارے میں مروی حدیث ابن جریج کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے سنن ابی داود (۱۹) بتحقیقی

[2] البخاری: ۱۵۹ و مسلم: ۲۲۶

بہتر یہی ہے کہ ایک ہی چلو سے کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں جیسا کہ صحیح بخاری (۱۹۱) و صحیح مسلم (۲۳۵) سے ثابت ہے۔ تاہم اگر کلی علیحدہ اور ناک میں پانی علیحدہ ڈالیں تو بھی جائز ہے۔
(دیکھئے التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ ص ۵۸۸ ح ۱۴۱۰ و سندہ حسن)

[3] البخاری: ۱۵۹ و مسلم: ۲۲۶ [4] البخاری: ۱۵۹ و مسلم: ۲۲۶

[5] البخاری: ۱۵۹ و مسلم: ۲۲۶

[6] البخاری: ۱۸۵ و مسلم: ۲۳۵

[7] ابوداود: ۱۱۱ و سندہ صحیح

بعض روایتوں میں سر کے تین دفعہ مسح کا ذکر بھی آیا ہے۔ مثلاً دیکھئے سنن ابی داود: ۱۰۷، ۱۱۰ و ھو حدیث حسن

پھر دونوں کانوں کے اندر اور باہر کا ایک دفعہ مسح کریں۔ [1]

۹: پھر اپنے دونوں پاؤں، ٹخنوں تک تین تین بار دھوئیں۔ [2]

۱۰: وضو کے دوران میں (ہاتھوں اور پاؤں کی) انگلیوں کا خلال کرنا چاہئے۔ [3]

۱۱: داڑھی کا خلال بھی کرنا چاہئے۔ [4]

تنبیہ: وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا بھی ثابت ہے۔ (سنن ابی داود:۱۶۶ وھو حدیث حسن لذاتہ) یہ شک اور وسوسے کو زائل کرنے کا بہترین حل ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۶۷)

---

[1] سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو شہادت والی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالتے (اور ان کے ساتھ دونوں کانوں کے) اندرونی حصوں کا مسح کرتے اور انگوٹھوں کے ساتھ باہر والے حصے پر مسح کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۸ ح ۱۷۳ وسندہ صحیح)

تنبیہ: سر اور کانوں کے مسح کے بعد، الٹے ہاتھوں کے ساتھ گردن کے مسح کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

[2] البخاری:۱۵۹ ومسلم:۲۲۶

[3] ابوداود:۱۴۲ وسندہ حسن [الترمذی:۳۹ وقال: ''ھٰذا حدیث حسن غریب'']

[4] الترمذی:۳۱ وقال: ''ھٰذا حدیث حسن صحیح'' اس کی سند حسن ہے۔

۱۲ : وضو کے بعد درج ذیل دعائیں پڑھیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ❶

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ❷

۱۳ : وضو کے بعض نواقض (وضوتوڑنے والے عوامل) درج ذیل ہیں:

پیشاب، پاخانہ، نیند (سنن الترمذی:۳۵۳۵ وقال: ''حسن صحیح'' وھوحدیث حسن) مذی (صحیح بخاری:۱۳۲ وصحیح مسلم:۳۰۳) شرمگاہ کو ہاتھ لگانا (سنن ابی داود:۱۸۱ وصححہ الترمذی:۸۲ وھو حدیث صحیح) اونٹ کا گوشت کھانا (صحیح مسلم:۳۶۰)

---

❶ مسلم: ب۱۷/۲۳۴

تنبیہ: سنن الترمذی (۵۵) کی ضعیف روایت میں ''اللھم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطھرين'' کا اضافہ موجود ہے لیکن یہ سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، ابوادریس الخولانی اورابوعثمان (سعید بن ہانی رمسند الفاروق لابن کثیر ۱/۱۱۱) دونوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا، دیکھئے میری کتاب ''انوار الصحیفۃ فی الاحادیث الضعیفۃ'' (ت:۵۵)

وضو کے بعد آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ کرنے کا صحیح حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ سنن ابی داود والی روایت (۱۷۰) ابن عم زہرہ کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

وضو کے دوران میں دعائیں پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

❷ السنن الکبریٰ للامام النسائی: ح۹۹۰۹، وعمل الیوم واللیلۃ: ح۸۰ وسندہ صحیح، اسے حاکم اورذہبی نے صحیح کہا ہے۔ (مستدرک الحاکم: ۱/۵۶۴ ح۲۰۷۲) حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: ''ھذا حدیث صحیح الإسناد'' (نتائج الافکار: ۱/۲۴۵)

تنبیہ: غسلِ جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کریں پھر (سر کے مسح اور پاؤں دھونے کے علاوہ) مسنون وضو کریں اور پھر سارے جسم پر اس طرح پانی بہالیں کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے اور آخر میں پاؤں دھولیں۔